Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

نمبر ۲	منگل ۵ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ :: ۲ صلح ۱۳۶۹ ہش :: ۲ جنوری ۱۹۹۰ء	جلد ۷۵/۴۰

واقفین بچے

"بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ۳)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گھروں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو۔ صدقہ و خیرات دو۔ گناہوں سے بچو تا اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر شکل بھی نہیں دکھلاتے۔ اُن کے لئے دعا کیا ہو؟ جب ہمیں وہ یاد تک نہیں رہتے۔ بار بار ملو اور تعلق محبت بڑھاؤ۔ جو بار بار آتا ہے اس کی ذرا سی تکلیف سے دعا کا خیال آ جاتا ہے۔ مگر جو لوگ دنیا کے معاملات میں مستغرق رہتے ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں گویا انہوں نے بیعت ہی نہیں کی یاد رکھو اور عمل کرو جو جس سے پیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۴۵۹-۴۶۰)

"چار پانچ دن یہاں رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دعا کی تحریک ہو یہ خیال نہ کرو کہ پیچھے نقصان ہو گا۔ سب کچھ خدا کرتا ہے۔ اسباب پر نظر نہ رکھو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ رعایت اسباب ہی چھوڑ دو بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلاں بات ہو تو ہی یہ ہو گا .... جیسے کہ روٹی کھانی پانی پینا منع نہیں ہے۔ مگر اس پر یہ بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے۔ کئی آدمی روٹی کھاتے ہیں ادھر سُول (درد) ہوا اور جان گئی۔ پانی پیا اور ہیضہ سے مر گئے ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے۔ اسباب وہی بہم پہنچاتا ہے"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۴۶۰)

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی صاحبزادی مکرمہ ناصرہ مبشر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک شام ۴ بجے منعقد ہوئی۔ عزیزہ کی شادی مکرم رئیس احمد صاحب ایم اے ابن مکرم پیر شمعون ابراہیم صاحب راولپنڈی کے ساتھ قرار پائی تھی۔

مردوں کیلئے دعا کا انتظام ایوان محمود میں تھا۔ جہاں حضرت مولانا محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے دعا کروائی جبکہ عورتوں کے لئے انتظام کوارٹرز صدر انجمن میں تھا جہاں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ڈسپنسر

احمد فری ڈسپنسری نفیس نگر ضلع تھرپارکر سندھ کے لئے ایک تجربہ کار کوالیفائیڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ خدمت خلق کا شوق رکھنے والے احباب توجہ فرماویں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ سنگل رہائش بھی مہیا کی جائے گی۔ بجلی اور ٹیلیفون کی سہولت بھی موجود ہے۔ خواہشمند احباب اپنے صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

پتہ:۔ چوہدری نور احمد 5/B
سٹلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ
ضلع تھرپارکر سندھ

ترقی کرنے کیلئے غور و فکر کی عادت ضروری ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"میں سمجھتا ہوں کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ انسان سوچتا ہے اور حیوان نہیں سوچتا۔ حیوان ابتدائے آفرینش سے ایک ڈگر پر چلا آیا ہے۔ لیکن انسان نے سوچ سوچ کر اپنے لئے نئے راستے ایجاد کر لئے ہیں اور جب کبھی انسان نے اپنے اس مقررہ طریق کو چھوڑا ہے وہ ہمیشہ نیچے گیا ہے اوپر کبھی نہیں گیا۔ پس اصل چیز جس پر ہمیں زور دینا چاہیئے اور جس کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اس عادت کو نہ چھوڑیں، جس عادت کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور وہ سوچنے کی عادت ہے۔ اگر ہم بے سوچے سمجھے اپنے لئے کوئی طریق اختیار کریں گے تو یہ لازمی بات ہے کہ ہم ترقی نہیں کریں گے بلکہ ہم جس جگہ کھڑے ہوں گے وہیں کھڑے رہیں گے۔ اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کھڑا ہو جاتا ہے وہ پیچھے کی طرف جاتا ہے۔ اپنے مقام پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ یا تو انسان آگے جائے گا یا پیچھے جائے گا۔ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں وہ کھڑا رہ سکے۔ دنیا کی تاریخ دیکھ لو جس وقت سے بنی نوع انسان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم کے ذریعہ تو ساری دنیا کی تاریخ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ آدم کے زمانہ سے اس نے تاریخ بیان کی ہے۔ یہی نظر آتا ہے کہ یا تو لوگ آگے چلتے ہیں یا پیچھے ہٹتے ہیں۔ ایک جگہ پر کھڑے ہونے کی مقدرت انسان کو عطا نہیں کی گئی۔ اس لئے کھڑے ہونے کے کوئی معنے ہی نہیں اور آگے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہمارا مقصد کیا ہے۔ اور ہم میں اتنی استعداد ہو کہ ہم ہر چیز پر غور کر کے اپنے لئے کوئی راستہ تجویز کر سکیں۔"

(خطاب حضرت فضل عمر فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء)

جماعت کے ہر طبقہ سے لکھو کھہا کی تعداد میں واقفینِ زندگی آنے چاہئیں: حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ——— آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ——— قاضی منیر احمد
مطبع: ——— ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ——— دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ——— ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲ جنوری ۱۹۹۰ء

رجوع برحمت

ایک دفعہ کسی بات میں خامی رہ جائے یا کوئی چھوٹا بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا احساس مٹنے ہی میں نہیں آتا۔ جب بھی وہ بات یاد آتی ہے دل مسوس کر رہ جاتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ کاش یہ خامی نہ رہ گئی ہوتی یا یہ گناہ سرزد نہ ہوا ہوتا۔ اور بعض اوقات یہ احساس دل پر ایسا بوجھ بن جاتا ہے کہ نیکی کے کاموں سے انسان پیچھے ہٹنے لگ جاتا ہے۔ اور اس طرح مزید خامیوں کا امکان ہوتا ہے۔ یا گناہ کے سرزد ہونے کا۔ انسان کی فطرت کے اس پہلو کو سہارا دینے کے لئے مختلف مذاہب نے مختلف باتیں پیش کی ہیں۔ سب سے زیادہ بات جو دنیا کے سامنے آتی ہے وہ ہے کفارہ۔ لیکن کفارہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پست ہمتی کی دلیل بن جاتا ہے۔ یعنی گناہ میں کروں اور خمیازہ آپ بھگتیں اور میں خوش ہو جاؤں کہ میرا گناہ کالعدم ہو گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انسانی افعال اس کے ارادے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اس لئے اس کمزوری کا اصل علاج ارادے میں پایا جاتا ہے۔ اور ارادے کا تعلق ہے توبہ کے ساتھ۔ توبہ یہ ہے کہ میں ایسا پھر نہیں کروں گا۔ اور اس کو سہارا دیتا ہے ہمارا ارادہ۔ پکے ارادے کے ساتھ یہ کہنا کہ میں ایسا پھر نہیں کروں گا۔ انسان کی ہمت بندھاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ہمارے گناہ کے احساس کو کم کر کے نیکیوں پر ابھارتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبان معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اسکی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے"

اپنے وطن کا ہر انسان
میری پیاری پیاری جان
لیکن جو آمادۂ شر ہو
وہ ہے دشمنِ پاکستان

ابوالاقبال

بنامِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

ترے حضور عقیدت کے پھول کیا لاؤں
چمک رہے ہیں فلک پر ترے قدم کے نشاں
مرا جہانِ چمن راز شرمسار سا ہے
یہ کہکشاں بھی تری راہ کا غبار سا ہے

گزر گیا تو ہر اک رہگزر سے مثلِ صبا
ترے اشارۂ انگشت سے ہُوا دو لخت
جلائے تُو نے حوادث کی آندھیوں میں چراغ
وہ چاند ثبت ہے جسکی جبیں پہ عشق کا داغ

ترے جلو میں چلی جب نسیم رحمت کی
تری حیات نے انساں کو سربلند کیا
زمینِ لالہ و گل نے ترے قدم چُومے
مورخوں نے ترے نام پہ قلم چُومے

دیا جہاں کو مساوات کا سبق تُو نے
شکوہِ لات و ہُبل کا طلسم ٹُوٹ گیا
نشاں اُبھرنے لگے زندگی کی راہوں پر
حیات جھوم کے لپکی جہاں پناہوں پر

مرے جہاں ہیں مگر گردشِ زمانہ سے
جبینِ لالہ و گُل سے لہُو ٹپکنے لگا،
اُڑی وہ گرد کہ دُھند لا گئی ستاروں کو
ستمگروں کی نظر کھا گئی بہاروں کو

ترے شعور نے جو راستے تراشے تھے
تری نظر کی تجلّی نے جن کو توڑا تھا
وہ راستے ہیں حوادث کی زد میں آئے ہوئے
وہی صنم ہیں یہاں کالکیں بچھائے ہوئے

ستیزہ گاہ جہاں میں ابھی نہیں ٹُوٹا
نظامِ زر نے نئے پیکروں میں ڈھالا ہے
طلسمِ ہیبتِ سلطاں، رُعبِ چنگیزی
جلالِ قیصر و کسریٰ، شکوہِ پرویزی

نئے اُفق پہ اُبھرتی ہوئی تجلّی کو
طلُوع ہو کے رہے گی مگر بہارِ سحر
سیاہیوں نے نئے زاویوں سے گھیرا ہے
اگرچہ دل پہ ابھی ظلمتوں کا ڈیرا ہے

ترا پیام جہاں کو سُنا کے دَم لُوں گا
تمیزِ بندہ و آقا مٹا کے دَم لُوں گا

قمر اجنالوی

جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مربیان کی بہت زیادہ ضرورت ہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصلِ مطالعہ

اصل بادشاہت کیا ہے؟

فضل بن ربیع نے روایت کی ہے کہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے ہمراہ مکہ مکرمہ گیا۔ جب ہم حج کر چکے تو خلیفہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا اولیاء اللہ میں سے کوئی یہاں موجود ہیں تاکہ ہم ان کی زیارت کریں؟ میں نے کہا۔ ہاں کیوں نہیں عبدالرزاق صنعانی یہاں موجود ہیں۔ خلیفہ نے فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم ان کے پاس گئے اور کچھ دیر ان سے گفتگو کرتے رہے۔ جب ہم نے واپسی کا قصد کیا تو خلیفہ نے اشارہ کیا کہ ان سے پوچھو کہ کیا ان پر کچھ قرضہ ہے؟ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہاں ہے خلیفہ نے فرمایا کہ ان کا قرضہ ادا کر دیا اور وہاں سے نکل کر کہا: اے فضل! میرا دل چاہتا ہے کہ ان سے زیادہ بزرگ آدمی کو دیکھوں۔ میں نے کہا کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بھی یہاں موجود ہیں تو آپ نے فرمایا۔ چلو اُن کے پاس چلیں۔ ہم ان کے پاس گئے اور کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔ جب ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کیا تو خلیفہ نے مجھے اشارہ کیا کہ ان سے ان کے قرضہ کے بارے میں پوچھوں۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہاں! میرے ذمہ قرضہ ہے۔ خلیفہ نے حکم دیا۔ تو ان کا قرضہ ادا کر دیا۔ اور وہاں سے باہر نکل کر فرمایا: اے فضل! ابھی تک میرا مقصود حاصل نہیں ہوا۔ میں نے کہا مجھے یاد آگیا کہ حضرت فضیل بن عیاض بھی یہاں موجود ہیں۔ چنانچہ میں خلیفہ کو ان کے پاس لے گیا۔ آپ اُس وقت حجرے میں بیٹھے قرآنِ کریم پڑھ رہے تھے۔ ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ امیر المومنین ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں امیر المومنین سے کیا کام؟ میں نے کہا۔ سبحان اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس للعبد ان یذلّ نفسہٗ فی طاعۃ اللہ (یعنی بندہ کو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس کو ذلیل کرے) آپ نے فرمایا بلیٰ اَمَا الرضا عزّ دائم عند اہلہٖ (یعنی ہاں کیوں نہیں۔ لیکن راضی بقضا اہلِ رضا کے نزدیک رضا ہمیشہ کی عزّت ہے) تو اسے میری ذِلّت سمجھتا ہے۔ لیکن میں حکم الٰہی پر راضی ہونے کی وجہ سے اس کو اپنی عزت سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد نیچے اتر آئے۔ اور دروازہ کھولا اور چراغ گُل کر دیا اور ایک کونہ میں کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ خلیفہ ہارون الرشید آپ کو مکان کے اندر تلاش کرنے لگے۔ یہاں تک کہ خلیفہ کا ہاتھ آپ سے ٹکرایا تو آپ نے فرمایا کاش وہ ہاتھ جس سے زیادہ نرم ہاتھ میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اگر وہ عذابِ الٰہی سے چھوٹ جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ یہ سُن کر خلیفہ ہارون الرشید رونے لگے اور اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو فرمایا اے فضل! مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا اے امیر المومنین! آپ کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے ایک قوم پر امیر بنا دیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نفس کو آپ کے جسم پر امیر کر دیا۔ یعنی آپ کا ایک سانس عبادتِ الٰہی میں اس سے بہتر ہے کہ خلقت آپ کی فرمانبرداری کرے۔ لانّ الامارہ یوم القیامۃ ندامۃ (یعنی امارت قیامت کے روز شرمندگی کا باعث ہوگی)

خلیفہ ہارون الرشید نے کہا۔ کچھ اور نصیحت کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ جب عمر بن عبدالعزیزؒ کو لوگوں نے خلافت پر مقرر کیا تو انہوں نے سالم بن عبداللہ اور رجا بن حیات اور محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا کہ میں ان مصائب میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ ان سے نجات پانے کے لئے کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟ کیونکہ میں تو خلافت کو اپنے لئے ایک بڑی مصیبت سمجھتا ہوں اگرچہ لوگ اسے نعمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا۔ اگر آپ قیامت کے روز عذابِ الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو بوڑھے مسلمانوں کو اپنے باپ کی طرح اور ان کے جوانوں کو بھائیوں کی طرح اور ان کے لڑکوں کو اپنے بیٹوں کی طرح جانیئے۔ پھر ان سے ایسا برتاؤ کیجئے کہ گھر میں اپنے باپ، بھائی اور بیٹے سے کیا کرتے ہیں۔ یہ سارا اسلامی ملک آپ کا گھر اور اس کے رہنے والے آپ کے اہل و عیال ہیں۔ زُر اباک واکرم اخاک واحسن علیٰ ولدک (یعنی اپنے باپ کی زیارت (خدمت) کر اور اپنے بھائی کی عزت اور اپنے بیٹے سے بھلائی کر) اس کے بعد حضرت فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے امیر المومنین! میں ڈرتا ہوں کہ مبادا آپ کا یہ خوبصورت چہرہ آتشِ دوزخ میں گرفتار ہو جائے۔ اس لئے آپ خدا سے ڈریئے اور اس کا حق بہتر طور پر ادا کیجئے۔ اس کے بعد ہارون نے کہا کہ کیا آپ پر کچھ قرضہ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں خدا تعالیٰ کا قرض میری گردن پر ہے اور وہ اس کی بندگی ہے۔ اگر وہ مجھے اس کی بابت پکڑے تو مجھ پر افسوس ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ لوگوں کا قرض پوچھتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ اللہ عزّ و جلّ کی حمد اور اس کا شکر ہے کہ اس کی بہت بہت نعمتیں مل رہی ہیں۔ اور مجھے اس کی ذات سے کوئی شکوہ نہیں جس میں اس کے بندوں سے کچھ مانگوں۔ خلیفہ نے ایک ہزار دینار نکالے اور آپ کے سامنے رکھ کر کہا کہ اپنے کسی مصرف میں صرف کیجئے۔ حضرت فضیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! تو پھر میری یہ سب نصیحتیں آپ کے لئے کچھ بھی سود مند نہ ہوئیں اور یہیں آپ نے اور بے انصافی کو شروع کر دیا۔ خلیفہ نے پوچھا کہ میں نے کیا ناانصافی کی؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو آپ کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور آپ مجھے بلا میں ڈالتے ہیں۔ یہ بے انصافی نہیں تو کیا ہے؟

یہ سُن کر خلیفہ اور فضل دونوں آپ کے پاس سے روتے ہوئے نکلے۔ ہارون نے کہا اے فضل بن ربیع! بادشاہ درحقیقت فضیل ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ دنیا اور اہلِ دنیا سے اعراض کرتے ہیں۔ دنیا کے زیب و زینت کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور دنیاداروں کی محض دنیا کی وجہ سے کوئی خاطر تواضع نہیں کرتے۔"

منقول از کشف المحجوب مصنفہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔
اردو ترجمہ مولوی فیروزالدین۔
مطبوعہ فیروز سنز صد ۱۱۴ تا ۱۱۶)

انفاق فی سبیل اللہ

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے ۱۳، فروری ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت کو اس بات کی تلقین کی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کے جلوے دیکھنے ہیں تو انفاق فی سبیل اللہ میں ترقی کرتے چلے جانا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایمان لانے والے بندوں کو بار بار اور مختلف پیراؤں میں انفاق پر اُبھارتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اور یہاں انسان کو اس طرف متوجہ کیا کہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہ اپنی عطا میں سے ایک حصہ واپس مانگتا ہے۔ اس وعدے پر کہ وہ اس انفاق پر اور اس خرچ پر اپنی طرف سے ثواب دے گا۔ چیز اسی کی ہے لیکن جہاں بے شمار فضل اور نعمتیں اس نے اپنے بندے پر کی ہیں وہاں اس نے یہ بھی فضل کیا کہ جو دیا اس میں سے کچھ واپس مانگا اور جن لوگوں نے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے حضور اس کے دیئے ہوئے میں سے کچھ پیش کر دیا تو اس کے بدلے میں اس نے ثواب بھی دیا۔

"اس میں سے جو تم پسند کرتے ہو یا جس سے تم محبت کرتے ہو: میں ہر دو قسم کے ایمان لانے والے شامل ہیں۔ ایک وہ جو اپنی فطرتی استعداد کے مطابق ایک جگہ ٹھہرنا پسند نہیں کرتے اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

باقی ص [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

دیوار برلن

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے برلن دیوار کی تو اب دھجیاں اُڑ رہی ہیں اسمیں مزید دروازے بھی کھولے گئے ہیں اور لوگوں نے ہتھوڑوں اور کلہاڑیوں سے اسے توڑنا شروع کر دیا ہے۔ لاکھوں افراد مشرقی جرمنی سے مغربی جرمنی جا چکے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ اختتام ہفتہ کی سیر کر کے واپس مشرقی جرمنی آ چکے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی طور پر خوش ہیں کہ انہیں آزادی کا سانس لینے کا موقعہ ملا۔ سفر کی سہولتوں سے وہ آشنا ہوئے اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے کا موقعہ پیدا ہوا۔ چالیس سال کے بعد اس بات نے ساری دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ یہ توشائد آج تک کبھی نہیں سنا گیا تھا کہ دیواریں بھی نیلام ہوتی ہیں لیکن اب ایک امریکن نے کہا ہے کہ اگر یہ دیوار مجھے دے دی جائے تو میں پانچ کروڑ ڈالر دینے کیلئے تیار ہوں لوگوں نے پوچھا کہ دیوار کو کیا کرو گے۔ اُس نے کہا اسے توڑ کر اور اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ساری دنیا میں بیچوں گا۔ انسان اور آزادی یہ دونوں اتنے قریب ہیں کہ ہر انسان آزادی چاہتا ہے اور اگر پابندی کی کوئی ایسی نشانی اسے ملے جیسی کہ برلن دیوار تھی اور اب بھی ایک حد تک ہے۔ تو وہ اسے یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھ لیتا ہے تاکہ اسکے مقابلے میں اپنی آزادی کی قدر کر سکے۔ جو شخص یہ دیوار خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اسے یقین ہے کہ وہ اسکے سوونیئر بنا کر ایک خاصی رقم حاصل کر سکے گا لوگوں کا خیال ہے کہ شائد مشرقی اور مغربی جرمنی عنقریب ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اسی طرح جرمنی پھر ایک ہی ملک بن جائے گا۔ لیکن مغربی جرمنی کے چانسلر ہیلمٹ کوہل نے گذشتہ جمعرات کے روز یعنی ۱۶ر نومبر کو اپنے وطن کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تیل دیکھیں اور تیل کی دھار دیکھیں اور نہایت احتیاط کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لیں۔ اُنہوں نے کہا کہ مشرقی جرمنی میں تبدیلی کا تو ابھی آغاز ہی ہوا ہے اور یہ تصور کہ جرمنی ایک ملک ہو جائے گا۔ اس کی منزل ابھی خاصی دور ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم مغربی اقدار کو اپنا کے رکھنا چاہتے ہیں اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ جرمنی کے دونوں حصوں کا آپس میں مل جانا سارے یورپ پر اثر انداز ہوگا۔ اگرچہ اب تک ۲۰ لاکھ افراد نے مغربی جرمنی جانے کا ویزا لیا ہے لیکن ان میں سے صرف ۸۵۰۰ ایسے ہیں جو وہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہونا چاہتے ہیں۔ ٭٭٭

ضرب مومن

آج کل ملک میں ضرب مومن کی دھوم ہے۔ چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج نہایت پیشہ وارانہ مہارت والی فوج ہے اور یہ ملک کے اعتماد اور قوت ارادی کا اظہار کرتی ہے۔ جہاں تک اس فوج کا تعلق یہ ملک کے سیاسی نظام کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اسطرح سیاسی حکومت کو اس بات میں تقویت پہنچائے گی کہ وہ ہمسایہ ملکوں کے ساتھ طاقت کی پوزیشن میں آکر گفتگو کرے آپ اخبارات کے مدیروں سے اور ان صحافیوں سے جو فوجی امور پر خبریں مہیا کرتے یا کالم لکھتے ہیں۔ باتیں کر رہے تھے۔ یہ باتیں انہوں نے ضرب مومن کی مشقیں دیکھنے کے بعد کیں۔

ان مشقوں کے لئے ایک علاقے کو بلیو لینڈ اور دوسرے کو فاکس لینڈ کہا گیا ہے۔ اور جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا کہ جہاں تک ان مشقوں کا تعلق ہے۔ ان کے پیچھے کوئی سیاسی ارادے کارفرما نہیں ہیں۔ یہ صرف اپنی فوج کو ضروری اسلحہ استعمال کرتے ہوئے اور اس میں ان کی مہارت کا اندازہ لگانے کے لئے مشقیں کروائی گئی ہیں۔ یہ وہ اسلحہ ہے جس سے ملک زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور فوج کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتنی بڑی مشقیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ ان کے ذریعے کمانڈروں کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ وہ اپنے فوجیوں کو کس طرح صحیح طریق پر استعمال کر سکتے ہیں اور نئے اسلحہ کو کس طرح کام میں لایا جا سکتا ہے۔

جب ان سے ایک سوال پوچھا گیا کہ کیا فوج دستور میں اپنا کوئی مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ فوج ایک پیشہ ورانہ گروہ کا نام ہے اور یہ ایسا ہی رہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ ان مشقوں کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ عوام الناس کے دلوں کو اعتماد مہیا کیا جائے اور انہیں اس بات کا یقین دلایا جائے کہ ان کی فوج خاصی ماہر ہے اور یہ ۱۹۷۱ء میں جو کچھ ملک کے ساتھ ہوا تھا۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ احباب کو یاد ہوگا کہ ۱۹۷۱ء میں جو کچھ ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں ملک دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ ضرب مومن کی مشقوں میں ملک کے تمام باشندوں نے نہایت خوشی کے ساتھ حصہ لیا ہے حصہ لینے کا دراصل مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے لئے اپنے ملک کیلئے ان مشقوں کو نہایت ضروری سمجھا ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک نے سیاسی اعتماد اور یقین کا اظہار کیا ہے اور اب فوجی طاقت کو دیکھ کر عوام الناس یقیناً اب اس بات سے بہت خوش ہوں گے کہ ان کی فوج بہت مضبوط ہے۔

اس سارے پروگرام پر ۱۶ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور ان ساری مشقوں میں جو اسلحہ استعمال ہوا ہے۔ اس کا ۹۰ فی صدی پاکستان ہی کا تیار کردہ ہے۔ ۱۹۹۳ء میں پاکستان ایک نیا بڑا ٹینک بنانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

جب افغانستان کے متعلق ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ روس جو کچھ ورثے میں چھوڑ رہا ہے وہ ختم ہونا چاہیئے اور اعتماد کے ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر برلن کی دیوار گرائی جا سکتی ہے اور اس سے تبدیلیاں پیدا ہو سکتی ہیں تو افغان مسئلہ کیوں حل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کی بہت بڑی ذمہ داری روس پر عائد ہوتی ہے۔ مرزا اسلم بیگ نے کہا کہ عنقریب آپ ایک نہایت خوشکن خبر سنیں گے۔ جو افغان مسئلے کے حل کے سلسلے میں ہو گی۔ انہوں نے روسیوں کے متعلق کہا کہ انہیں فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ مجاہدین صرف جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ وہ ایک سیاسی حل چاہتے ہیں۔

تشدد کی روداد

(ایمنسٹی انٹرنیشنل)

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے حال ہی میں جو رپورٹ شائع کی ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۸۸ء میں دنیا کے مختلف حصوں میں حکومتی ایجنٹوں نے عدالتی فیصلوں کے بغیر دسیوں ہزار افراد کو غیر قانونی طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا اور یہ بات ۱۹۸۹ء میں بھی جاری رکھی۔ اپنی سالانہ رپورٹ میں ایمنسٹی کے ادارے نے دنیا بھر میں انسانی حقوق کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں ایسے یقینی شواہد ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہجوم در ہجوم لوگوں کو قتل کیا گیا اور ایسے قتل حکومت کی سربراہی میں بھی کئے گئے اور انفرادی طور پر بھی اسکا ارتکاب کیا گیا۔ اسکے مطابق مرد عورتیں اور بچے تقریباً دو درجن ممالک میں اسی سلوک سے دوچار ہوئے ان مارے جانے والے لوگوں میں اکثریت ان کی تھی جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ حکومت کے مخالفین سے تعاون کر رہے ہیں۔ یا ان کے سیاسی خیالات سرکاری پارٹی سے مختلف ہیں یا مذہب اور علاقائی قومیت کی بنا پر انہیں قتل کیا گیا۔ ایسا بھی ہوا کہ بعض لوگوں کو اسلئے قتل کیا گیا کہ ان کے رشتہ دار حکومت کے یا سرکاری عہدہ داروں کے مخالف تھے۔ عدالتی کاروائی کے بغیر یہ قتل ایمنسٹی کے خیال میں قتل کرنے کا سرکاری طریق کہا جا سکتا ہے۔ یہ اس رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو ۱۹۸۹ء میں ۱۹۸۸ء کی رپورٹ شائع کی گئی ہے ایمنسٹی انٹرنیشنل کا یہ کہنا ہے کہ عدالتی فیصلوں کے بغیر قتل کئے گئے لوگوں کی اس ہلاکت کی کئی وجوہ ہیں اور کئی طریق ہیں۔ حکومت کے بعض مخالفین کو لوگوں کو دکھا کر قتل کیا گیا۔ بعض کو خفیہ کوٹھڑیوں میں۔ یا آبادیوں سے بہت دور کیمپوں میں بعض کو مسجدوں میں مارا گیا۔ یا گرجوں میں یا ہسپتالوں میں یا ایسا بھی ہوا کہ اُن کو انکے گھروں میں انکے اہل خانہ کے افراد کے سامنے ہلاک کیا گیا ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جہاں کئی لوگوں کو ایک ہی وقت میں گولی سے اڑایا گیا یا بارود سے ان کی دھجیاں بکھیر دی گئیں یا چھرے سے مارا گیا یا ان کا گلا گھونٹ کر اور انکے ٹکڑے کر کے یا پھر ان کو زہر دیا گیا۔ بعض ہلاک کئے جانے والوں کو تشدد کے ساتھ موت تک پہنچایا گیا۔ کولمبیا۔ گوئٹے مالا۔ ال سلواڈور شام اور فلپائن میں جو لوگ اس طرح ہلاک کئے گئے۔ انکے قتل کئے جانے سے پہلے اعضاء بھی کاٹے گئے۔

بہت سے قتل تو ایسے حالات میں ہوئے کہ آپس میں لوگوں کا جھگڑا ہوا اور وہ مارے گئے۔ جنگ کے موقع پر لوگوں کو مار کر اسکی ذمہ داری سے بچا جا سکا۔ کیونکہ یہ بات کسی کے سامنے نہ آسکی کہ وہ جنگ میں مارے گئے یا کسی مخالف نے ان کو تہ تیغ کر دیا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالقدوس اب تو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں ان سے پہلے ان کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو کسی ناہنجار کی گولی نے ہلاک کیا تو انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ تھا تو ان سے چھوٹا لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے قربان ہو گیا۔ اور یوں لگتا تھا کہ انہیں بھی حسرت ہے کہ اللہ کی راہ میں قربان ہوں اپنے چھوٹے بھائی کے متعلق مضمون لکھ کے بھیجا اور مضمون ابھی الفضل کے دفتر میں پہنچا ہی تھا کہ آپ خود بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔

(مدیر)

میرا پیارا بھائی ۱۹۲۴ء کو بمقام تلونڈی جھنگلاں نزد قادیان حضرت مولوی رحیم بخش صاحب قدیمی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر پیدا ہوئے والد محترم بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ ۴ میں آرام فرما ہیں۔ حضرت والد صاحب کو عزیز موصوف سے بڑی محبت تھی میں جب ۱۹۳۵ء میں علیگڑھ طب کی تعلیم حاصل کرنے گیا۔ تو مجھ سے وعدہ لیا کہ عبدالقدیر کا خیال رکھنا۔ شائد حضرت والد صاحب کو اپنی وفات کا علم ہو گیا تھا کیونکہ چوہدری محمد دین صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان سے تارا ٹوٹ کر زمین پر آگرا ہے ان کا کہنا ہے کہ میں نے یہ خواب جب صبح کی نماز بیت الحمد میں پڑھنے گیا تو محترم حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کی خدمت میں بیان کیا تو محترم مولوی صاحب نے خواب سن کر میری طرف دیکھا۔ کہتے ہیں میں ان کی اس نظر سے گھبرا گیا۔

حضرت مولوی صاحب محترم نے تعبیر بیان نہیں کی بلکہ خاموش ہی رہے کوئی جواب نہ دیا میں حیران تھا کہ یہ تو بہت محبت اور پیار کا ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور محبت سے خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے شائد مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے میں چپ ہی رہا بولنے کی جرأت نہ ہوئی تو والد صاحب محترم میرے علیگڑھ جانے کے ساتویں دن اپنے پیارے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ پیٹ میں درد اٹھا چند دست آئے اور فوت ہو گئے۔ اس وقت میرے معصوم بھائی کی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اور تلونڈی جھنگلاں کے پرائمری سکول میں تعلیم پا رہے تھے جس کے بانی بھی محترم حضرت والد صاحب ہی تھے اور اس مدرسہ ہی کی وجہ سے ہمارے گاؤں میں تعلیم پھیلی حالانکہ وہاں پہلے خط لکھنے والا یا پڑھنے والا بھی نہیں ملتا تھا۔

پیارے عزیز نے جب پرائمری پاس کر لی تو محترمہ حضرت والدہ صاحبہ انہیں محترم و محسن حضرت صوفی غلام محمد صاحب کے پاس لے گئیں۔ ان کا والد صاحب سے بڑے احترام کا تعلق تھا بڑی محبت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی چھٹی جماعت میں داخل کرا دیا اپنی نگرانی میں رکھا تربیت کی۔ اپنے گھر میں بلا کر بلا معاوضہ ٹیوشن دیتے رہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کی۔ کیونکہ ہمارے گھر کے معاشی حالات اس وقت اتنے اچھے نہ تھے۔ عزیز عبدالقدیر فوج میں ملازم ہو گیا ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری جنگِ عظیم لگ گئی جو ۱۹۴۵ء تک چلی۔ اس دوران عزیز موصوف نے سیدنا حضرت مظہر قدرتِ ثانیہ کی عام تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی وقف کر دی اور حضور کی اجازت سے ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان آ گئے اور حضور انور کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے اور تعلیم شروع کر دی جب پاکستان بن گیا تو جامعہ احمدیہ احمد نگر آ گیا یہ احمد نگر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اس جگہ میڈیکل ایڈ تسلی بخش نہ مل سکی تقریباً ایک ماہ بخار رہا۔ تو مکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جو کہ ان دنوں جامعہ احمدیہ میں پرنسپل تھے ان کی اجازت سے برائے علاج میرے پاس نواب شاہ آ گئے۔ جب گھر آئے تو تیز بخار تھا گھر میں آئے خاکسار نے علاج کیا اللہ تعالیٰ نے صرف دو دن کے بعد ہی شفا دے دی۔ چند دنوں کے بعد جامعہ احمدیہ میں موسمی تعطیلات ہو گئیں۔ یہ میری کلینک میں کام کرنے لگ پڑے۔ بڑے ہی ذہین تھے۔ ان چھٹیوں میں طب کے متعلق کچھ تجربہ حاصل ہو گیا اور پھر جب واپس جامعہ احمدیہ گئے تو وہاں معمولی بیماروں کی خدمات بھی کر لیا کرتے تھے جب کشمیر میں جنگ چھڑ گئی تو وہاں ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کی ضرورت پڑ گئی۔ سیدنا حضرت مظہر قدرتِ ثانیہ کے ارشاد پر ان کو کچھ ٹریننگ دے کر محاذِ جنگ پر بھیجنے کے لئے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں سرجری کی عملی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔

سیدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ آپ پر بے انتہا فضل فرمائے۔ نے محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب کو ان کی تعلیم اور ٹریننگ کے لئے تاکید فرمائی۔ چند ہی ماہ بعد کشمیر کی جنگ بند ہو گئی۔

تو پیارے بھائی نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ اب مجھے واپس بقایا تعلیم مکمل کرنے کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ تو حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے تو تمہیں ڈاکٹر بنانا ہے اور محترم ڈاکٹر صاحبان کو زیادہ محنت سے تعلیم دینے اور پریکٹیکل تعلیم کی ٹریننگ دینے کی تاکید فرمائی۔ اور بعد کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے عزیز بھائی کو ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ طبی خدمت کرنے کے لئے بھیج دیا۔ عزیز بڑے ہی محنتی تھے ناصر آباد کے علاوہ محمود آباد اسٹیٹ بھی جایا کرتے تھے۔ زیادہ محنت مشقت کرنے کی وجہ سے خود بھی بیمار ہو گئے اور عاجز کے پاس نواب شاہ علاج کے لئے آ گئے چند دن علاج کیا ٹھیک ہو گئے اور پھر ناصر آباد سندھ اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے۔

سال بھر ٹھیک رہے پھر بیمار ہو گئے پھر دوبارہ نواب شاہ عاجز کے پاس علاج کے لئے آ گئے۔ ایکسرے لیا معلوم ہوا کہ ٹی۔ بی ہو گئی ہے۔ خیر علاج کیا عزیز محض خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے چونکہ ابھی بہت کمزور تھے اس لئے بحالی صحت کے لئے عاجز نے ڈاڈر سینی ٹوریم ہسپتال بھیج دیا۔ اس دوران ان کے بچے ناصر آباد تقریباً آٹھ نو ماہ رہے ان کی غیر حاضری میں عزیز عبدالعزیز جو کہ ہمارے بھتیجے ہیں ناصر آباد بچوں کے ساتھ رہے ڈاڈر ہسپتال میں بالکل تندرست ہو گئے صحت بھی اچھی ہو گئی تو واپس نواب شاہ تشریف لے آئے۔ میرے کہنے پر نواب شاہ ہی میں ٹھہر گئے تاکہ کچھ دن آرام کر لیں اسی دوران تحریک جدید نے انہیں وقف سے آزاد کر دیا۔ نواب شاہ تقریباً ایک سال آرام کرنے کے بعد انہوں نے بمقام قاضی احمد ضلع نواب شاہ طبی پریکٹس شروع کر دی۔ ان دنوں میڈیکل ایڈ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی یہ بڑے ہمدرد، بڑے محنتی اور نہایت سمجھدار۔ انگریزی بہت اچھی تھی میڈیکل کی کتابیں اکثر زیرِ مطالعہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بڑی شفا رکھی تھی۔ غریبوں کا علاج مفت بلکہ مزید ہمدردی بھی کرتے تھے اس علاقے میں بہت مشہور ہو گئے۔ جسمانی خدمت کے ساتھ ساتھ روحانی تعلیم سے بھی اپنے واقفین اور دوستوں کو مستفید کرایا کرتے تھے۔

قاضی احمد میں رئیس گل محمد انڑ اور غلام رسول لاکھو بمع خاندان سلسلہ میں داخل ہو گئے کرم بخش چانڈیو نے بمع برادران اور بچوں کے بیعت کر لی اور قاضی احمد میں جماعت قائم ہو گئی یہ پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے جس کی مرکز نے منظوری دے دی اور یہ تقریباً ۳۵ سال پریذیڈنٹ رہے۔ قاضی احمد کی جماعت بڑی فعال جماعت رہی اور رہے۔

مکرم بھائی صاحب ضلعی انتظامیہ میں شامل رہے اور اپنے کام بااحسن انجام دیتے رہتے۔ نئے ابتلائی دور میں ان کی مخالفت شروع ہو گئی۔ مخالفین جماعت کے خلاف جھوٹ افتراء اور غلط پراپیگنڈا کرتے تھے۔ عوام میں نفرت پھیلا کر ان کو برملا قتل کے لئے اکساتے رہتے تھے۔ عزیز کو دھمکیوں کے خطوط آنے شروع ہو گئے۔ کہ تم پر ہم نے ایک گولی خرچ کرنی ہے دو تین دفعہ قتل کرنے بھی آئے مگر خدا بچاتا ہی رہا۔ ایک دفعہ چار افراد آئے شام کا وقت تھا یہ تو گھر چلے آئے مگر ہمارا بھتیجا عزیز جو کہ اپنے میڈیکل اسٹور میں اکیلا بیٹھا تھا اس پر چاروں نے خنجروں سے حملہ کر دیا مار مار کر اسے اپنی طرف سے ختم کر دیا پیٹ پھاڑ دیا آنتیں باہر آ گئیں۔ اور وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔

چاروں اندھا دھند خنجر مار رہے تھے ان کے اپنے ہی کسی آدمی کا خنجر ان کے اپنے ہی آدمی کے گلے میں ایسا لگا کہ وہ وہیں مر گیا اور باقی تینوں بھاگ گئے۔ دو ایک جگہ چھپ گئے تیسرا روپوش ہو گیا چھپے ہوؤں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ایف آئی آر درج ہو گئی ملزموں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا اور کہا کہ ہم سکھر میں فلاں مدرسہ میں قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں سے انہیں قتل کرنے آئے تھے۔

سات دن کے بعد ان کے بڑوں نے اکٹھ کر کے میرے بھائی ان کے لڑکے عزیز ڈاکٹر عبدالمومن اور عزیز عبدالعزیز صاحب اور دوسرے گواہوں پر کاؤنٹر کیس کر دیا کہ ہم ان کی دوکان پر دوا لینے آئے تھے ان سے ہمارا جھگڑا ہو گیا یہ ہمیں تبلیغ کرتے تھے ہم نے منع کیا اور الجھ پڑے لڑائی ہوئی ہمارا ایک آدمی انہوں نے قتل کر دیا ان کو بھی کچھ زخم آئے پولیس نے تمام گواہوں کو گرفتار کر لیا میرا بھائی اور اس کا لڑکا تو وہاں تھے نہیں یہ روپوش تھے۔ بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اڑاں یہ جھوٹا کیس خارج ہوگیا مگر گھر کا دیوالیہ نکل گیا۔ سنا ہے کہ ایک کلینک میں اکیلا پاکر فائر کر کے بھاگ گیا دوسرا جو باہر تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا وہ بھی بھاگ گیا لوگوں نے دیکھا تو ہے حلیہ بتاتے ہیں کہتے ہیں داڑھی والے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عزیز غالباً ۱۹۶۸ء میں کراچی میں ویگن پر جا رہے تھے ڈرگ روڈ کے قریب ایکسیڈنٹ ہوگیا بارہ آدمیوں میں سے صرف یہی ایک بچے۔ ایک دفعہ قاضی احمد میں سر میں چکر آیا یہ گر گئے۔ بیہوش ہوگئے فوراً نواب شاہ ہسپتال لے آئے ڈاکٹروں نے تمام ٹیسٹ لے کر بتایا کہ برین ہیمرج ہوا ہے بیہوش ہی رہے۔ لیکن نامعلوم اس خطرناک بیماری سے کیسے ٹھیک ہوگئے شاید اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے راہ میں قربانی کے لئے بچا لیا۔

پیارے بھائی ہمارے بڑے بھائی۔

عبدالرحمٰن صاحب فاضل جو کہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں کی بیوہ سے شادی کرادی جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے چار بچے اور ایک لڑکی دی

عزیز بھائی موصی تھے باقاعدہ باشرح ساری عمر چندہ دیتے رہے۔ فضل عمر فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جوبلی فنڈ میں ایک لاکھ سے اوپر اپنی اولاد کو شامل کر کے چندہ دیا نصرت جہاں سکیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل تھے۔ وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسی تحریک نہیں کہ جس میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو مثلاً تعمیر ہال وقف جدید تعمیر ہال ایوان محمود تعمیر ہال انصار اللہ اور تعمیر مہمان خانہ جات میں حصہ لیا۔ عزیز بھائی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام رسائل انصار اللہ خالد تشحیذ اور اخبار الفضل ہفتہ وار لاہور سب ہی کے خریدار رہے ہیں۔

تمام کتب سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی حضور پر بے انتہا رحمتیں اور برکتیں اور سلامتیں نازل ہوتی رہیں) ان کے پاس تھیں روحانی خزائن کے اولین خریداروں میں سے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوئی بھی کتاب یا رسالہ ایسا نہیں جس کے یہ خریدار نہ ہوں کیونکہ ہمارا یہ نظریہ ہے کہ احمدیہ کتب یا رسائل یا لٹریچر ہم احمدی نہ خریدیں گے تو اور کون خریدے گا مخالف تو مفت لینے کے لئے بھی تیار نہیں۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اولاد سے والہانہ محبت اور احترام تھا اور ہمیشہ دل میں تمنا رہی اور ہمیشہ کوشش کرتے رہے کہ اس پاک اور مقدس خاندان سے برکت حاصل کرتے رہیں۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی اللہ تعالیٰ حضور سے راضی ہو۔ ثالث اللہ تعالیٰ حضور سے راضی ہو۔ اور اب سیدنا حضرت رابع رائے خدا تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے کے فدائی۔ فرمانبردار ہر ارشاد پر ہر وقت تیار رہتے تھے ان کی زندگی کا ماحصل ہی امام جماعت کی اطاعت تھا ان کا یہ ماٹو تھا جو ہر وقت مد نظر رہتا تھا۔ میرے پیارے بھائی کو ان کے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ بچے برسر روزگار ہیں آپ سوڈیڑھ سو ایکڑ زمین کے مالک ہیں اس خطرہ والی جگہ قاضی احمد کو چھوڑ دو تو ان کو انہوں نے جواب دیا کہ قاضی احمد کی جماعت احمدیہ کی دینی تربیت اور یہاں کے مکینوں کی محبت کی خاطر یہاں بیٹھا ہوں،

اور اس امید میں ہوں کہ اس جگہ احمدیت کا پودا پھلے اور پھولے میں نے قاضی احمد کے علاقے میں احمدیت کے اخلاق کا نمونہ پیش کیا ہے میرا اس علاقے میں کیا غرباء اور کیا امراء کا طبقہ بڑا احترام کرتا ہے اور یہ لوگ احمدی اخلاق کے بے حد مداح ہیں۔ اس لئے ان سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا۔

بھائی کی تعزیت کے لئے

کثیر تعداد میں تمام علاقہ قاضی احمد کے احباب آئے اور آ رہے ہیں بڑے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ نواری شریف کے سجادہ نشین کے گھر سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ہماری والدہ محترمہ جو کہ پہلے سے وفات یافتہ ہیں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو فرشتے اٹھا کر جنت کی طرف لے جا رہے ہیں ڈاکٹر عبدالقدیر کو گولی ماردی تھی گولی ان کے منہ سے لگتی ہوئی دل پر جا لگی اور وہ اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے

پیارے بھائی کی بیگم صاحبہ کے پاس عورتیں کثیر تعداد میں تعزیت کے لئے آتی رہیں اور بعض تو دھاڑیں مار مار کر روتی تھیں۔ عزیز بھائی کی وفات کا سن کر ان کے دوست جو غیر از جماعت ہیں اور P.W.D میں ہیڈ کلرک تھے چنگے بھلے تھے خبر سنتے ہی فوت ہوگئے شاید ہارٹ فیل ہو گیا۔

ہمارے والد صاحب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کے بانی تھے انہوں نے طب کی تعلیم لکھنؤ سے حاصل کی اور تلونڈی جھنگلاں اور ارد گرد کے گاؤں میں مخلوق خدا کی علمی اور عملی طبی خدمت کی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کیا۔

میرے پیارے بھائی کی بھی یہی خواہش تھی۔ قاضی احمد کے قریب ہم دونوں بھائیوں نے تقریباً چار پونے چار سو ایکڑ زمین خرید کی گاؤں کا نام سیدنا حضرت قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی (اللہ تعالیٰ حضور سے راضی ہو) نے قادریہ رکھا۔

میرے بھائی نے اس زمین کو اپنے خون سے سینچا ہے میرے مولا اس خون کا مول پا میرے بھائی نے اس علاقے کی ہمدردی کے لئے اپنی جان کی قربانی دی ہے یہ قربانی قبول فرما۔

طبّ و صحت

کینسر

اسلام آباد میں یک روزہ سمپوزیم جو نیوکلیئر میڈیسن انکالوجی اینڈ ریڈیوتھیریپی انسٹی ٹیوٹ (این۔او۔آر۔آئی) اسلام آباد نے ۲۷ نومبر کو منعقد کیا تھا اس میں مسٹر منیر احمد خان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ پاکستان میں کینسر کی مرض گزشتہ ایام کے مقابلے میں ۳ گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ اس لئے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ اس سلسلے میں مربوط کوششوں کے ذریعے تحقیق کا کام کیا جائے۔ وہ اپنی افتتاحی تقریر کر رہے تھے اس میں انہوں نے بتایا کہ مردوں میں پھیپھڑے کا کینسر اور عورتوں میں چھاتی کا کینسر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی واضح طور پر کہی کہ دیگر عوامل کے علاوہ تمباکو نوشی ماحولیاتی آلودگی، غربت کی زندگی اور کھانے کی غلط عادات ایسی چیزیں ہیں جو انسانی صحت کو برباد کرتی ہیں اور یہی باتیں کینسر کا باعث بنتی ہیں۔ انہوں نے دیہات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ گاؤں میں زیادہ تر غریب طبقہ تمباکو نوشی کا عادی ہے ½ مردوں کی آبادی تمباکو نوشی کرتی ہے اور اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انہیں مناسب ہدایات دی جائیں تاکہ وہ اس عادت سے چھٹکارا حاصل کرلیں۔ اس عادت میں وہ پان چھالیہ اور نسوار کو بھی شامل کرتے ہیں بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ زیادہ مصالحے والی غذا بھی ترک کردینی چاہیئے کیونکہ یہ جگر اور اس کے متعلقہ نظام پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے اگرچہ طبی طور پر اور سائنسی طور پر بھی اس سلسلے میں تحقیق ہوتی رہنی چاہیئے لیکن اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ لوگوں کو اس مرض اور اس کے عوامل سے آگاہ کرنے کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں (خاص طور پر دیہاتی عورتوں کے لئے جنہیں آسانی سے طبی مشورہ نہیں مل سکتا) کہ انہیں زبانی طور پر بتایا جائے۔

انہوں نے اس سلسلے میں یہ بھی بتایا کہ چھاتی کا کینسر ملک میں کم از کم ۲۵ فیصد پایا جاتا ہے۔ مسٹر منیر احمد خاں نے کہا کہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کینسر کا ریڈیوتھیراپی کے ذریعے علاج کر رہا ہے لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں اس مرض پر باقاعدہ طور پر اور متحدہ سکیم کے تحت تحقیق نہیں ہو رہی۔

انہوں نے ایسے پروگرام کو شروع کرنے پر زور دیا اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی طرف سے ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔ یہ کمیشن وزارت صحت طبی ریسرچ کونسل اور دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر پروگرام بنانے کے لئے تیار ہے۔

انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ عالمی ایجنسیاں اور ادارے اس سلسلے میں ٹیکنیکل مدد دینے میں بخل سے کام نہیں لیں گی تاکہ پاکستان میں پاکستانی حالات کے مطابق پاکستانی لوگ تحقیق کا کام کر سکیں۔

کینسر کے علاج کی بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اگر ابتدائی سٹیج پر تشخیص کرلی جائے تو کینسر قابل علاج ہے۔ لیکن پاکستان میں عام طور پر اس وقت تشخیص ہوتی ہے جب مریض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۹ نیوکلیئر میڈیکل سنٹر کینسر کی تشخیص پر کام کر رہے ہیں اور علاج کی سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں۔ ہر سال ایک لاکھ ساٹھ ہزار کینسر کے مریضوں کو یہ سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ان مراکز کے متعلق منیر خاں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے پاس ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں اور جدید ترین آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ طبی ماہرین کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ اکیلے اس مہلک بیماری کو ختم نہیں کر سکتے۔

اس لئے انہوں نے سائنس دانوں اور محققین اور ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ اس سلسلے میں ان کی مدد بھی

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۲۴ :۔ میں حافظ محمود احمد ولد چوہدری محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ ۱/۲ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۱۹۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۷۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد طاہر۔ ولد چوہدری محمد نواز صاحب ۱/۶ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ مبارک احمد ظفر (واقف زندگی) ولد مولوی غلام رسول صاحب۔ وصیت نمبر ۲۳۶۸۴ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبداللطیف خان (واقف زندگی) وصیت نمبر ۱۷۲۱۹ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۲۵ :۔ میں مبارکہ بی بی بنت چوہدری سراج دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) دو عدد طلائی چوڑیاں وزن ۲ تولہ مالیتی ۶۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ بی بی بنت چوہدری سراج دین صاحب دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سراج دین والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ صدیق احمد ولد اللہ دتہ صاحب ۲۳/۱ دارالفضل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۳۴ :۔ میں ثمر شیریں بنت شیخ محمد اکرام صاحب قوم قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ۳/۲ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی و کانٹے وزنی ۷ ماشے ایک رتی مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ثمر شیریں بنت شیخ محمد اکرام ۳/۲ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سہیل نوید برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ محمد اکرام والد موصیہ۔

بقیہ: ایمنسٹی

ان میں سے جو واقعات صومالیہ میں رونما ہوئے وہاں مرگ انبوہ کی کیفیت رہی۔ اور یہ سب لوگ عام شہری تھے اور فوجیوں کے ہاتھوں ان کا قتل عام ہوا۔ اسی طرح برما میں بھی قتل عام کی رپوٹیں ملیں اور سری لنکا میں بھی پیپر دمیں حکومت نے فوری عدالتوں کے ذریعے یا ویسے ہی ایک خاصی بڑی تعداد کو مارا۔ ایسی رپورٹس بھی اسمیں شامل ہیں کہ یوگنڈا میں بھی غیر عدالتی قتل کئے گئے اگرچہ ۱۹۸۸ء میں اس سے پہلے سالوں کی نسبت کم لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ دیگر باتوں کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان کی نئی حکومت نے ۲۰۰۰ اشخاص کی سزائے موت میں تخفیف کر دی جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس سال یعنی ۱۹۸۸ء میں ۱۱ آدمیوں کو عدالتی فیصلوں کے بعد موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ جبکہ ۲۱۸۲ افراد ۱۹۸۸ء کے دسمبر تک جیلوں میں انتظار کرتے رہے ان میں ۲۸ نابالغ مجرم بھی تھے۔ اگرچہ دسمبر ۱۹۸۸ء میں روس نے قانون میں ترمیم کر کے ایسے جرائم کی تعداد کم کر دی جنکے نتیجہ میں سزائے موت دی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ ۷ آدمیوں کو عدالتی فیصلے کے بعد موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ اور ۱۵ کو سزائے موت سنائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تعداد اصل تعداد سے کم ہونے کا امکان ہے روس میں گذشتہ ۱۵ سال سے موت کی سزا دیئے جانے والوں کے اعداد و شمار نہیں پیش کئے گئے۔ ایمنسٹی انٹر نیشنل کا کہنا ہے کہ اس رپورٹ میں شمولیت کیلئے معلومات کا حاصل ہونا ایک لازمی بات ہے اور ان رپورٹوں کیمطابق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی ایک ملک کا دوسرے ملک کے ساتھ کس طرح مقابلہ کیا جائے اور یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ چونکہ کسی ملک کا اس رپورٹ میں ذکر نہیں ہے وہاں یقینی طور پر انسانی حقوق کی پامالی کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

بقیہ: کینسر

درکار ہے۔ ڈاکٹر قزلباش جو نوری (NORI) کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے اپنے استقبالیہ خطاب میں کہا کہ ان کا ادارہ ایبٹ آباد فیصل آباد اور بعض دوسرے مقامات پر بھی ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ انہوں نے حاضرین کو مزید بتایا کہ کینسر کے مریضوں میں ۶۰ فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جنہیں منہ کا کینسر ہوتا ہے یا پھیپھڑے کا یا چھاتی کا اور اگر لوگ اپنا طریق زندگی اور اپنی عادات بدل لیں تو یقیناً کینسر کے مریضوں کی تعداد کم کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس مہلک بیماری کا علاج کرنے کے لئے دوائیں ضرورت کے مطابق میسر نہیں ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں اور اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ اس بیماری کے مریضوں کو پاکستان میں مفت دوائیں مہیا کی جائیں گی۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ مریض درد سے کراہ رہا ہے لیکن اس کو دینے کے لئے دوا موجود نہیں ہے۔ پاکستانی ماہرین کے علاوہ یوگوسلاویہ سے آئے ہوئے ایک ماہر نے اور چار ایسے ڈاکٹروں نے جو کینسر کے ساتھ ملتی جلتی بیماریوں کے ماہر ہیں۔ اس سیمینار سے خطاب کیا

بقیہ: انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرتا ہے اور نئی سے نئی راہیں ان پر کھولتا چلا جاتا ہے اور ایک وہ لوگ ہیں جن کی اقتصادی حالت یا جن کی ایمانی حالت اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ فرائض کو ادا کرتے ہوئے بھی کوفت محسوس کرتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی بھی ان کی عادت کا، ان کی فطرت کا، ان کی طبیعت کا ایک جزو نہیں بنتی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فضل کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں بھی ہم اس میں سے جس سے تم محبت کرتے ہو، سے خرچ کرنے والوں میں شمار کریں گے۔ یعنی ان لوگوں میں جو قربانی اور ایثار کے جذبے کو رکھتے ہوئے اپنے مال کو یا دوسری اللہ تعالیٰ کی عطایا کو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں کیونکہ تم اقتصادی حالات کی وجہ سے یا اپنی ایمانی کمزوری کی وجہ سے ابھی تک سولہواں حصہ دینے میں بھی تکلیف محسوس کرتے ہو اور جو مال دیتے ہو اس کو چھوڑنے کے لئے تمہارا نفس بشاشت کے ساتھ تیار نہیں ہوتا۔ اس حصۂ مال کے ساتھ بھی تمہاری محبت بڑی شدید ہوتی ہے۔ اس طرح تم سچی قربانی دے رہے ہو میری راہ میں۔ اس لئے میں تمہیں ثواب دوں گا۔

انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلے

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں ۹۰ء سیشن کے داخلوں کی میرٹ لسٹ ۱۵ جنوری تک متوقع ہے۔ گذشتہ سال کا آخری میرٹ ۷۳،۲۲۷٪ تھا۔ اس لئے جن احمدی طلباء کے داخلے اس مرتبہ متوقع ہیں۔ وہ مزید راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل کمروں سے رابطہ کریں۔

۱۔	محمد زکریا	۲۸۔	زبیر ھال
۲۔	نصیر الدین صادق	۲۱۔	زبیر ھال
۳۔	سید احمد رضوان	۱۴۔	قاسم ھال
۴۔	شاہد جاوید	۸۱۔	طارق ھال

نیز Raciprocal Seats پر بلوچستان انجینئرنگ یونیورسٹی میں ۱۹۹۰ء سیشن کے لئے داخلے بھی جنوری میں متوقع ہیں۔ (اخبارات پر اعلان کا انتظار کریں) جن احمدی طلباء کے نمبر لاہور یونیورسٹی کے میرٹ سے کم ہیں وہ ان سیٹوں کے لئے Apply کریں۔ پراسپکٹس فارم ایڈمن بلاک انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بھی مل سکتے ہیں۔

سید احمد رضوان
فائنل ایئر الیکٹریکل۔ لاہور

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے ادارہ الفضل کو کچھ رقوم بطور عطیات ارسال کی ہیں۔ احباب جماعت انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور اخلاص میں مزید برکت عطا فرمائے۔

۱۔	مکرم جناب مودود احمد خان صاحب ڈیفنس کراچی	۱۰۰۰/- روپے
۲۔	مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب و چوہدری منصور احمد خان صاحب	۲۰۰/- "
۳۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم بریگیڈیئر عبدالوہاب صاحب کراچی	۱۰۰/- "
۴۔	مکرم اے ایم تنویر صاحب ماڈل کالونی کراچی	۱۰۰/- "
۵۔	مکرم جناب طاہر احمد صاحب ہاشمی النور کراچی	۱۰۰/- "
۶۔	محترمہ والدہ صاحبہ مکرم حمید احمد صاحب بھٹی محلہ دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰/- "

فہیم گارمنٹس
احباب جماعت کی خدمت میں نئے سال کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں
فہیم گارمنٹس گولبازار۔ ربوہ
(باجوہ مارکیٹ)

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

R.C.H
والوں کی طرف سے اپنے تمام کرم فرماؤں کو نیا سال مبارک ہو
نئے سال کی نئی کتابیں اور کاپیاں نیز لیتے اور سٹیشنری وغیرہ پرچون وہول سیل خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز معلومات عامہ کی کتابیں بھی دستیاب ہیں۔
رؤف کاپی ہاؤس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

o بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، جمعیت العلمائے اسلام کے راہنما مسٹر عنائت اللہ بازئی نے کہا ہے کہ موجودہ حالات برقرار رہے تو بلوچستان کابینہ چند یوم کے اندر ٹوٹ جائے گی۔

o وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی نظام بدلنے کیلئے وہ ہر وقت مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔

o مختلف افراد کی طرف سے قتل و غارت کی دھمکیاں ملنے پر لاہور اور کراچی میں نئے سال کی آمد پر رقص و سرود کی محفلیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ پولیس اور انتظامیہ کی خصوصی ٹیموں کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں کہ ایسی کوئی محفل منعقد نہ ہو سکے۔

o دفاع کے وزیر مملکت ریٹائرڈ کرنل غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ فوج اور سیاسی قیادت کی سوچ میں فاصلے سمٹ گئے ہیں اب فوج بھی سیاسی قیادت کی طرح مارشل لاء کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

The Nation

CITY

Ahmadis being denied of rights

By Our Staff Reporter

LAHORE—Secretary-General of Jamaat-e-Ahmadiya, Lahore Branch, Raja Ghalib Ahmed, has said that the members of the Jamaat-e-Ahmadiya of Chak Sikandar, District Gujrat whose houses were burnt and ransacked on the instigation of a local Maulvi in July last are still being denied of their fundamental rights.

Addressing a Press conference here on Thursday, he said that the three members of the Jamaat, including a minor girl, were killed while about 70 houses are burnt during the incident. He further said that more than 500 Ahmadis were made homeless and the whole incident took place in presence of the local administration.

He held that it all happened due to the religious fanaticism of a local Maulvi, Mohammad Amir, who was the main culprit in the FIR lodged against the people responsible for ransacking and setting on fire the houses of the Ahmadis. On November 6, Maulvi Mohammad Amir put to auction 10 houses of the Ahmadis in presence of the local police and procured money for himself, he added.

He said that the members of Jamaat-e-Ahmadiya had their fundamental rights according to the Constitution of Pakistan but regrettably, the Government has failed to protect their rights.

غیر ملکی خبریں

o رومانیہ کی عبوری حکومت نے دو نائب وزراء اعظم مقرر کئے ہیں اور کئی اعلیٰ افسروں کو برطرف کر دیا ہے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ملکی نظم و نسق گورباچوف کی پالیسیوں کے مطابق چلایا جائے گا۔

o سوویت یونین میں ازبکستان کی کمیونسٹ پارٹی کے سابق لیڈر عثمان نخوجیو کو بارہ سال قید کی سزا دی گئی۔ انہیں بدعنوانی کا مرتکب پایا گیا۔

o چین کی کمیونسٹ پارٹی کے راہنما زیانگ زیمین نے کہا ہے کہ ان کا ملک سوشلسٹ نظام سے ہرگز دستبردار نہیں ہوگا

o چینی پولیس کو سوشلزم کے دشمنوں سے خبردار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے نیو چائنہ نیوز ایجنسی کے مطابق تیانامن سکوائر میں حکام کی اجازت کے بغیر کوئی مظاہرہ یا جلسہ منعقد نہیں کیا جا سکے گا۔

o پانامہ کے معزول صدر جنرل نوریگا کی بیوی اور دو بیٹیوں نے پاناما میں متعین کیوبا کے سفیر کی رہائش گاہ میں پناہ حاصل کر لی ہے۔

o کیوبا کے سفیر لازارو مورا کی بیوی نے بتایا ہے کہ امریکی فوجیوں نے گذشتہ روز ان کے شوہر کو اپنی حراست میں لے لیا اور فوجی گاڑی میں بٹھا کر نامعلوم مقام پر لے گئے۔

o ممتاز کمیونسٹ لیڈر راہنما دادا امیر حیدر خان کا گذشتہ بدھ کو طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا تھا جمعہ کے روز انکے آبائی گاؤں "کالیاں سیالیاں" تحصیل کہوٹہ میں انکے ہاتھوں سے تعمیر کئے گئے سکول کے اندر سپرد خاک کر دیا گیا۔ وہ اسی گاؤں یکم مارچ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ انکی نماز جنازہ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر بھارت کے سفیر مسٹر ڈکشٹ کے علاوہ کمیونسٹ پارٹی انڈیا کے سکرٹری گریش سنگھ دیوان بھی شامل تھے۔